السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آزادی کے سلسلے میں اسلام کا کیا موقف ہے؟ بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام آزادی کے خلاف ہے۔ اگر اسلام آزادی کے حق میں ہے۔ تو اسلام کس حد تک آزادی کا قائل ہے اور کس قسم کی آزادی کی حمایت کرتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دین اسلام کا آزادی کے سلسلے میں یہ موقف ہے کہ وہ آزادی کا حامی اور اس کا محافظ ہے اس سلسلے میں امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول نقل کیا جا سکتا ہے۔

"متیٰ استعبدتم الناس وقد ولدتہم أمہاتہم"

''تم نے لوگوں کو کب غلام بنا لیا حالانکہ ان کی ماؤں نے انہیں آزاد جنا تھا۔"

اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ وصیت کی تھی۔

"وَلَا تَکُن عَبدَ غَیرِکَ وَقَد جَعَلَکَ اللَّہُ حُرًّا"

''تم کسی اور کے بندے نہ ہو جاؤ اللہ نے تمھیں آزاد پیدا کیا ہے۔''

انسان کے سلسلے میں اسلام کا یہی موقف ہے کہ انسان پیدائشی طور پر آزاد ہے۔ یہ آزادی اللہ کی بخشی ہوئی ہے جب کوئی انسان اس سے چھیننے میں حق بجانب نہیں ہے۔ چنانچہ ہر انسان کو عقیدے کی آزادی ہے دین کی آزادی ہے فکری کی آزادی ہے سیاسی واجتماعی آزادی ہے اور سب سے بڑھ کر قول اور تنقید کی آزادی ہے۔ یہ ساری آزادیاں خدا کی عطا کردہ ہیں۔ اور اسلام ان کی حمایت ومدافعت کرتا ہے۔

عقیدہ اور دین کی آزادی یہ ہے کہ ہر انسان اس بات کے لیے مکمل آزاد ہے کہ وہ جس دین کو چاہے اختیار کرے جس عقیدے کو چاہے اپنائے۔ یہ آزادی خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی کسی شخص سے نہیں چھین سکتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔

أَفَأَنتَ تُكرِهُ النّاسَ حَتّىٰ يَكونوا مُؤمِنينَ ٩٩ ... سورة یونس

''تو کیا تم لوگوں کو مجبور کروگے حتیٰ کہ وہ ایمان لے آئیں۔''

دوسری جگہ فرماتا ہے:

لا إِكراهَ فِى الدّينِ ٢٥٦ ... سورة البقرة

''دین کے معاملہ میں کوئی زور زبردستی نہیں ہے۔"

اس آیت کا سبب نزول ذہن میں رکھیں تو یہ بات مزید واضح ہوجائے گی۔ جاہلیت میں یہ ہوتا تھا کہ اوس وخزرج کی جو عورتیں اولاد سے مایوس ہوجایا کرتی تھیں وہ منت مانتی تھیں کہ اگر ان کے یہاں اولاد ہوئی تو اسے یہودی بنائیں گی۔ اور اس پر ان کا عمل رہا جب اسلام آیا تو اوس وخزرج کے لوگ بھی اسلام میں داخل ہوئے تو ان عورتوں کے شوہروں نے اپنے یہودی بچوں کو دوبارہ اسلام میں آنے کے لیے مجبور کیا۔ اسلام اور یہودیت میں معرکہ آرائی کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اس بات سے منع کیا کہ وہ کسی کو زبردستی اسلام قبول کرنے پر مجبور کریں۔ یہ ہے عقیدہ اور دین کی آزادی جس کا اسلام قائل ہے دوسری طرف آپ تاریخ کی کتابوں میں عیسائیوں کے واقعات پڑھ لیں۔ وہ کہا کرتے تھے کہ یا تو مسیحیت قبول کرو یا مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ (4)

یہ ہے عقیدہ کی آزادی جو اسلام کی نظر میں ہر شخص کا پیدائشی حق ہے۔ لیکن یہ آزادی بھی چند شرائط کے ساتھ مشروط ہے تاکہ یہ آزادی لوگوں کے ہاتھوں میں کھلواڑنہ بن جائے کہ جب چاہیں اسلام قبول کرلیں اور تھوڑے دنوں کے بعد جب منہ کا مزہ بدلنا ہو تو مسیحیت اختیار کرلی اور پھر یہودی بن گئے یا پھر دوبارہ اسلام قبول کرلیا۔ یہ آزادی کا غلط استعمال ہے۔ آزادی یہ ہے کہ جو دین بھی اختیار کیا جائے خوب سوچ سمجھ کر اختیار کیا جائے۔ اگر کوئی شخص اپنی مرضی سے اسلام قبول کرتا ہے تو اسے چاہیے کہ خوب غور وفکر کے بعد اسلام قبول کرے اس کے بعد اس پر لازم ہے کہ وہ اسلام کو نہ ترک کرے ورنہ اسے ارتداد کی سزا بھگتنی ہوگی۔

دوسری آزادی جس کا اسلام قائل ہے ۔ وہ ہے فکری آزادی متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو غورو فکر کی دعوت دی ہے ۔ مثلاً:

قُلِ انظُروا ماذا فِى السَّمٰوٰتِ وَالأَرضِ ... ١٠١ ... سورة يونس

''ان سے کہوزمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اسے آنکھیں کھول کر دیکھو۔''

دوسری آیت ہے:

قُل إِنَّما أَعِظُكُم بِوٰحِدَةٍ ۖ أَن تَقوموا لِلَّهِ مَثنىٰ وَفُرٰدىٰ ثُمَّ تَتَفَكَّروا ... ٤٦ ... سورة سبا

''اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم !ان سے کہومیں تمھیں بس ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں ۔ خدا کے لیے تم اکیلے اکیلے اور دو دو مل کر اپنا دماغ لڑاؤ پھر غور کرو۔''

اسلام نے لوگوں کو اس بات کی تعلیم دی کہ لوگ اوہام وخرافات پر یقین نہ کریں اور نہ باپ دادا ہی کے کہنے پر بلکہ خود ہی غورو فکر کریں اپنی عقل استعمال کریں اور اس کے بعد فیصلہ کریں کہ کون سا دین حق پر ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن نے توحید و رسالت و آخرت کی حقانیت کو ثابت کرنے کے لیے عقلی دلائل دیئے ہیں تاکہ عقل والے غور کریں اور غور کرنے کے بعد اسے حق سمجھ کر قبول کریں۔

اسی فکری آزادی کے نتیجہ میں علمی آزادی میسر آئی ۔ اسی علمی آزادی کی بنیاد پر علماء کرام متعدد احکام میں ایک دوسرے سے مختلف رائے رکھتے ہیں ہر عالم اس بات کے لیے آزاد ہے کہ دلیل کی بنیاد پر کوئی بھی رائے قائم کرے ۔ اور یہ اختلاف اسلام کی نظر میں ہر گز معیوب نہیں ہے ۔ یہ علمی آزادی ہی ہے کہ جس کی وجہ سے علماء میں رایوں کا اختلاف ظاہر ہوا اور اس اختلاف کے باوجود ہر عالم دوسرے سے استفادہ کرنے میں کوئی جھجھک محسوس نہیں کرتا۔ چنانچہ امام زمخشری جو کہ معتزلی تھے اہل سنت وجماعت ان کی تفسیر الکشاف سے ہمیشہ استفادہ کرتے آئے ہیں۔

اسی طرح اسلام کچھ کہنے اور تنقید کرنے کی آزادی عطا کرتا ہے ۔ بلکہ بعض موقعوں پر جہاں معاملہ عوامی مصلحتوں سے متعلق ہو کچھ کہنا اور تنقید کرنا ضروری ہوتا ہے ۔ اسی لیے اسلام نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ امت کے کاندھوں پر ڈالا ہے ۔ چنانچہ جب کوئی برائی ظاہر ہو یا معاشرے میں عام فساد کا اندیشہ ہو تو تنقید کا حق استعمال کرتے ہوئے اس فساد کا سد باب کرنا چاہیے اور اس سلسلے میں جو مصیبتیں پیش آئیں انہیں خندہ پیشانی سے برداشت کرنا چاہیے ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَأمُر بِالمَعروفِ وَانهَ عَنِ المُنكَرِ وَاصبِر عَلىٰ ما أَصابَكَ ... ١٧ ... سورة لقمان

''بھلائی کا حکم دو۔ برائی سے روکو اور جو مصیبت آئے اس پر صبر کرو''

یہ ہیں اسلام کی تعلیمات ایک نظر ان تعلیمات پر ڈالیے اور ان کا مقابلہ غیر اسلامی حکومتوں سے کیجیے جہاں کچھ کہنے کی آزادی نہیں ہے ۔ وہی کہنے کی اجازت ہے جو حکومت کہتی ہے ورنہ قید وبند کی مصیبتیں جھیلنے کے لیے تیار ہو جائیے اسلام اس نظریے کے خلاف ہے ۔ اسلام نے ہر شخص کو مکمل آزادی دی ہے کہ وہ غورو فکر کرنے کے بعد اپنی مرضی سے جو دین چاہے اختیار کرے اور اس راہ میں اگر حکومت حائل ہوتی ہے تو اس حکومت سے جہاد کیا جائے۔جہاد کی فرضیت کے لیے جو سب سے پہلی آیت نازل ہوئی ہے اس جہاد کی مصلحت بتائی گئی ہے:

أُذِنَ لِلَّذينَ يُقٰتَلونَ بِأَنَّهُم ظُلِموا ... ٣٩ ... سورة الحج

''اجازت دی گئی ان لوگوں کو جن کے خلاف جنگ کی جارہی ہے کیونکہ وہ مظلوم ہیں۔''

یہ ہیں وہ آزادیاں جن کا اسلام نہ صرف قائل ہے بلکہ محافظ بھی ہے یہ حقوق و مصالح کی آزادیاں ہیں کفر و معصیت کی نہیں ۔ یہ وہ آزادیاں نہیں ہیں جن کا اہل مغرب دم بھرا کرتے ہیں اور ان آزادیوں کو شخصی آزادی یا PrivateLife سے تعبیر کرتے ہیں اور وہ یہ کہ انسان شخصی طور پر مکمل آزاد ہے چاہے زنا کرے ، شراب پیے یا کوئی اور گناہ کا کام کرے ۔ اسلام اس کفر و فسق کی آزادی کا قائل نہیں ہے ۔ اسلام حقوق و مصالح کی آزادی کا قائل ہے ۔ جیسا کہ میں نے اوپر واضح کیا ۔ اسلام اس آزادی کا قائل نہیں ہے

جس میں اپنا یا دوسروں کا نقصان پوشیدہ ہو یا جو آزادی تباہی وہلاکت کی طرف لے جاتی ہو۔ آپ کی آزادی وہاں ختم ہو جاتی ہے جہاں سے دوسروں کا نقصان شروع ہوتا ہے ۔ آپ کو سڑک پر کار چلانے کی مکمل آزادی ہے لیکن اس آزادی کا مطلب یہ نہیں کہ آپ ایکسیڈنٹ کرتے پھریں آپ کے قوانین کی پابندی ہر حالت میں کرنی ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

اجتماعی معاملات، جلد:1، صفحہ:365

محدث فتویٰ